اس سے حتی الوسع بچتے رہو مسلمانو! Appearances are deceptive
حضور اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بات میں سادگی ہی کو ترجیح دی۔ یعنی گھر بھی سادہ ہو۔ کھانا بھی سادہ ہو۔ لباس بھی سادہ ہو بلکہ زندگی ہی سادہ طور پر بسر کرو۔

برادران اسلام! آئیے خدارا جلد آئیے اور اس تعلیم پاک کو لبیک کہتے ہوئے اس کے آگے سر تسلیم خم کیجئے۔ اور اس اسوۂ حسنہ کو اپنا شعار بنائیے پھر دیکھئے کہ دنیا کس طرح ہمارے پاؤں کی جوتی اور مذہب اسلام کس طرح ہمارے سر کا تاج (Crown of head) بنتا ہے اور کس طرح ہماری باہمی بغض وعداوت۔ حسد وکینہ۔ فرقہ بندی وہنگامہ آرائی دور ہوتی ہے۔ اب بھی ہمارے بیدار ہونے کا وقت ہے۔ اب بھی ہمارے سدھر جانیکا موقعہ ہے اب بھی ہم اپنے سیاہ اعمال نامے اشکباری سے دھوسکتے ہیں کیونکہ اس غفور الرحیم کی رحمت کا دریا ابھی تک موجزن ہے، اس وقت کو غنیمت جانئے ورنہ جو ساعت گذرگئی وہ پھر نہیں آنے کی ؎

وقت پر قطرہ بہت ہے ابرِ خوش ہنگام کا ✤ جل گیا جب کھیت مینہ برسا تو پھر کس کام کا

ادیب اور اسکا اثر ونفوذ قوم میں

(از جناب مولانا عبداللہ صاحب ندوی مدرس مدرسہ رحمانیہ دہلی)

وہ کونسا انسان ہے جو عمیق اور گہری نیند میں انگڑائی لینے والی قوم میں بیداری اور نہضت کی روح پھونکتا ہے۔ بزدل نفوس میں بہادری اور دلیری کے جذبات اور مایوس قلوب میں طرح طرح کی امنگیں اور گوناگوں شیریں آرزوئیں پیدا کرتا ہے۔ قوم کا وہ اعلیٰ اور فائق تر انسان ہے جو ادیب کہلاتا ہے۔

ادیب اس لئے قابل ترحیب اور صد تحسین ہے کہ وہ اپنی فکر کے عناصر کو نہضت امۃ کی انشاء وابداع میں اور ان کی اجتماعی اور معاشرتی شان کو رفیع اور بہتر بنانے میں پگھلا دیتا ہے۔

اسی طرح وہ قوم بھی قابل مبارکباد ہے جو اپنے ایسے صالح اور سر بلند فرزند پر مشفق اور مہربان ہے اور اس کو ہر طرح کی تعظیم اور توقیر کے مستحق سمجھتی ہے۔ اور بکمال اہتمام واعتناء اس کے ہر جاذب نغمہ ومؤثر راگ پر کان دھرتی ہے۔

ادیب کبھی ایک مجہول سپاہی کے لباس میں نمودار ہوتا ہے اور بے اوقات انحطاط وسقوط کے جراثیم اور فاسد مواد کا مقابلہ قلم سے کرتا ہے جن کو وہ اپنی روشن اور وقاد فکر سے مشاہدہ کرتا ہے۔ اور اسکی تمام تر کوشش ہمیشہ امۃ کی تقویت اور سربلندی میں صرف ہوتی ہے۔ تاکہ قوم تہذیب وتمدن۔ حضارت وتقدم۔ ارتقاء وتفوق کے اعلیٰ مدارج کو پہنچ جائے۔

قوم کبھی کبھی سہوًا یا عمدًا ادیب کے ارتفاع شان اور علو قدر سے تغافل وتجاہل برتی ہے۔ اور کماحقہ اس کی طرف التفات اور توجہ نہیں کرتی۔ بایں ہمہ وہ اپنی قوم کی بہبودی اور خیرخواہی میں تقصیر کوتاہی سے کام نہیں لیتا۔ بلکہ ہمیشہ اپنی قوم کے لئے

مستدعی سعد و فلاح اور متمنی رشد و نجاح رہتا ہے۔

اسمیں شک نہیں کہ زمانۂ جاہلیت کے عرب نے ادبا کی کماینبغی تعظیم و توقیر کی اور اس کی قدر افزائی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہانتک کہ اگر کسی قبیلہ میں کوئی باکمال ادیب ظہور پذیر ہوتا تو دوسرے قبائل اس کو مبارکباد دینے کے واسطے جمع ہوتے۔ اور سب ملکر ایسی خوشیاں مناتے جیسے شادیوں میں منائی جاتی ہیں۔ اسلئے کہ وہ اپنی آبروؤں کی حفاظت احساب کی حمایت اور مفاخر و مآثر کی تخلید اور اپنے ذکر و ثنا کی اشادۃ و تندید اسی میں مضمر پاتے تھے۔ صدر اسلام کے عربوں نے بھی ادبا کی بے حد قدر کی۔ مناصب عالیہ اور مراتب سالیہ میں ان کو فائز کیا۔ عطیات و خلعات سے مالامال کیا۔ اعزازات و اکرامات سے عزت و حوصلہ افزائی کی۔ نہایت طیب نفس وانشراح خاطر سے سینکڑوں روپیوں کی تھیلیاں ان کے قدموں پر نثار کیں۔

ادیب کی عظیم شخصیت کبھی تو سحبان وائل کی صورت میں رونما ہوتی ہے۔ کبھی جاحظ۔ الصاحب بن عباد عبدالحمید الکاتب اور عبداللہ بن المعتز کی شکلوں میں ظاہر ہوتی ہے۔

اہل مغرب نے بھی ادبا کی قدر و منزلت کی اور انکی یادگاری میں ان کے مجسمہ نصب کئے اور ان کی حیات و زندگی کے مختلف مراحل و ادوار کیلئے فضی اور ذہبی جوبلیات قائم کیں۔ اور اونہی کے نظریات سے زندگی کے اصول مستنبط کئے۔ اور اونہی کے تخیلات سے ان کو اختراع اور اکتشاف کی کنجیاں میسر آئیں۔

ادیب بیداری اور نہضت کے زمانہ میں قوم کے لئے چشم و چراغ۔ اور حریت و استقلال کے انوار کا مصدر و مبدأ ہے۔ سوتی سست قوم کو بیدار و متحرک کرنے والا اور ظلمۃ و تاریکی میں ان کے لئے مشعل راہ ہے۔

ادیب بہت بڑا مجاہد ہے۔ اسکی زبان تلوار ہے اور بنان انگشت اسکا نیزہ ہے۔ ان دونوں کے ذریعہ بند و مستغلق دلوں کو منشرح و منفتح کرتا ہے۔ اور نفوس طاغیہ کو تابع اور طبائع آبیہ کو منقاد بناتا ہے۔

ادیب جمود و خمود کے عمیق بھنوروں میں غوطہ لگاتا اور یاس و رکود کے سمندر میں بہہ جاتا اور قوم میں ایک عظیم الشان حرکت اور ایک غیر معمولی امنگ پیدا کرتا ہے۔

ادیب اپنے ذہن نیّر اور فکر ثاقب کی بنا پر عالم علوی سے اپنا اتصال و تعلق پیدا کر کے سعادت مندی اور فوز و فلاح کے اسباب و علل کا سراغ لگا کر اپنی قوم کو اُن سے روشناس کرتا ہے۔ اور اپنی قوم کی حیات و بقا کیلئے ایک شاہراہ متعین کرتا ہے۔ جس پر سے قوم گذرتی ہے اور بام عروج کو پہنچ جاتی ہے۔ اور باسم اور روشن مستقبل کے واسطے اپنی تعلیمات و نصیحات کو قوم کے روبرو پیش کرتا ہے۔ اور قوم میں نشاط اور جد و جہد کی روح پھونکتا ہے۔ اور نتیجہ خیز اور بارآور عمل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

یہ وہ ادیب ہے جو اپنی حقیقی صورت اور اصلی رسالہ میں موجود ہے۔ قوم کو چاہئے کہ اس کے حقوق کو پہچانے اور اس کے فضل و کمال کا اقرار و اعتراف کرے۔ (ولا یعرف الفضل الا ذووہ) موجودہ زمانہ میں جو ایک عام بیداری و نہضت پائی جاتی ہے اس کی تکوین و تخلیق انہی ادیبوں سے ہوئی ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ نہضت عصریہ اور ثورۃ حدیثہ کا بانی اور مؤسس زمرۂ ادبا ہے۔ جس نے قوموں کی ہمتوں کو برانگیختہ کیا ہے۔ اور اپنے جادو اثر بیان سے مایوس اور بیٹھی ہوئی قوموں کو زندگی اور بقا کی راہوں پر گامزن کیا ہے۔ زمانۂ حال اور ما قبل کی نہضت و یقظۃ تمام تر انہی طبقۂ ادبا کی انتھک کوششوں کا نتیجہ و ثمرہ ہے۔ اور دنیا میں سو تغیر جو انقلابات و تغیرات رونما ہیں۔ ان میں بھی انہی ادیبوں کا ضمیر دست کار فرما ہے۔ الغرض ادیب ایک بہتر اور برتر انسان ہے اس کی جس قدر بھی خاطر و مدارات کی جائے کم ہے اور جتنی بھی تعظیم و توقیر کی جائے اس سے زیادہ کا وہ مستحق ہے۔ فقط۔